14357 ـ اگرگھر كا خرچہ بيوي برداشت كرتي ہو توكيا وراثت ميں اس كا حصہ مختلف ہوگا

سوال

سورة النساء كي آيت نمبر گيارہ ميں وراثت ميں سےعورت كےليے مرد سے نصف حصہ مقرر كيا ہے ، ميں يہ سمجھتا ہوں كہ عورت كومرد كے مقابلہ ميں نصف دينےكاحكم اس امر پر مبني ہے جوسورۃ النساء كي آيت نمبر (34) ميں ہے كہ مرد عورت كا سربراہ ہے ، ميرا سوال يہ ہےكہ :
جب خاندان ميں عورت ہي اساسي طورپر كمائي كرنےوالي ہو (يعني وہ ملازمت كرتي ہو) (نہ كہ مرد) توپھر كيا حاصل ہوگا ؟ يا پھر خاوند اور بيوي دونوں ہي ملازمت كرتےاور روزي كماتے ہوں تو كيا پھر بھي ان پر يہي حكم لاگو ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

وراثت ميں عورت كومرد كےمقابلہ ميں نصف ملےگا چاہے عورت ملازمت كركے خرچہ برداشت كرتي ہو يا نہ كرتي ہو كيونكہ يہ حكم اللہ تعالي كا ہے فرمان باري تعالي ہے:

اللہ تعالي تمہيں تمہاري اولاد كےبارہ ميں وصيت كرتاہے كہ ايك مرد كےليےدو عورتوں كےبرابر ہے النساء (11)

جب مرد اور عورت ايك ہي جانب سے وراثت ميں جمع ہوں تو مرد كو دوعورتوں كےبرابر حصہ ملےگا، اس سے كلالہ كے مسئلہ ميں اخوۃ لام (ماں كي جانب سے بھائي) مستثني ہيں جوكہ اللہ تعالي كےمندرجہ ذيل فرمان ميں بيان ہيں :

اور اگروہ مرد يا عورت كلالہ ہو (يعني اس كا باپ بيٹا نہ ہو) اور اس كا ايك بھائي ياايك بہن ہو تو ان دونوں ميں سےہرايك كےليے چھٹا حصہ ہے ، اور اگر اس سےزيادہ ہوں توايك تہائي ميں سب شريك ہيں النساء (12)

اور كلالہ كي صورت يہ ہےكہ : متوفي شخص كي نہ تواصل ہواور نہ ہي فرع يعني والد اور اولاد نہ ہو ، تواگر اس كےماں جائےبھائي ہوں تو مرد كوبھي عورت كےبرابر ہي ملےگا ، امام قرطبي رحمہ اللہ كہتےہيں :

(علماء كرام كا يہ اجماع ہے ، اور فرائض ميں اخوۃ لام كےعلاوہ كوئي ايسا مسئلہ نہيں جس ميں مرد اور عورت كوبرابر حصہ ملے) .

وراثت كي شان كي خاطر اللہ تعالي نے اس كي تقسيم خود كي اور اس ميں كسي مجتھد كےاجتھاد يا كسي تاويل

کرنےوالے کي تاويل کےليے نہيں چھوڑا اور اسي ليے اللہ تعالي نےآيت ختم کرتےہوئےفرمايا :

يہ اللہ تعالي کي جانب سےفرض کردہ ہے ، يقينا اللہ تعالي علم اور حکمت والا ہے .

اور اللہ تعالي نے وراثت کےاحکام بيان کرنےکےبعد يہ فرمايا :

يہ اللہ تعالي کي حدود ہيں ،اور جوکوئي بھي اللہ تعالي اوراس کےرسول کي اطاعت وفرمانبرداري کرےگا اللہ تعالي اسے ايسي جنتوں ميں داخل کرےگا جس کےنيچے سے نہريں جاريں ہونگي اس ميں وہ ہميشہ ہميشہ رہيں گے، اوريہ عظيم کاميابي ہے ، اور جو کوئي بھي اللہ تعالي اور اس کے رسول کي نافرماني کرے اور اس کي حدود سےآگےتجاوز کرےگا اللہ تعالي اسے آگ ميں داخل کرےگا اس ميں وہ ہميشہ ہميشہ رہے گا اور اس کےليے ذلت والا عذاب ہے النساء (13 _ 14)

اس سےہميں يہ معلوم ہوتا ہے کہ ان احکام ميں تبديلي اور تغير کي کوئي گنجائش نہيں ہے ، اور نہ ہي اس پر کوئي اعتراض کيا جاسکتا ہے اس ليے کہ يہ احکام اللہ تعالي کي جانب سے نازل کردہ ہيں جوعلم اور حکمت والا ہے اورلوگوں پر ذرہ برابر بھي ظلم نہيں کرتا ، اور والدہ کا اپنےبچوں پر رحم کرنےسے بھي زيادہ رحم کرنے والا ہے .

اور بعض علماء کرام نے وراثت ميں مرد کوعورت پر فضيلت دينے کي حکمت مندرجہ ذيل فرمان باري تعالي استنباط کي ہے :

فرمان باري تعالي ہے:

مرد عورتوں پر حاکم ہيں اس وجہ سےکہ اللہ تعالي نےايك کودوسرے پر فضيلت دي ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نےاپنےمال خرچ کيےہيں النساء (34)

علماء کا کہنا ہےکہ: جب مرد عورت اور اس کي اولاد اور اس کےملازموں پر خرچہ کرنے کا مکلف ہے اور عورت اس کي مکلف نہيں بلکہ اس سےيہ معاف ہے تواس طرح يہ مناسب ہوا کہ مرد کاحصہ عورت کےحصہ سےزيادہ ہو .

اور يہ حکمت بلاشك وشبہ ظاہر ہے علامہ شنقيطي رحمہ اللہ تعالي اپني تفسير " اضواء البيان " ميں کہتےہيں :

اس ليےکہ کسي دوسرےکےبھروسہ پرقائم شخص جس پر خرچ کيا جارہا ہو ہميشہ نقصان کي اميد ميں ہوتا ہے اور اسےقائم رکھنےوالا جواس پرمال خرچ کر رہا ہے ہر وقت زيادہ کي اميد ميں ہوتا ہے ، اور نقصان کي اميد والے پر زيادہ کي اميد والےکوترجيح دينے کي حکمت بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ يہ اس کےنقصان کا ازالہ کرنے کےليے ہے .

دیکھیں اضواء البیان (3 / 308) .

اوریہ معلوم ہونا ضروري ہےکہ اسلام کي تمام اصطلاحات اور قوانین عورت کي عزت وتکریم اور اس کےساتھ انصاف ہي کرتي ہیں ، اور اسلام نے عورت کوایك مستقل مالي ذمہ بھي عطا کیا ہے ، جب کہ کچھ مدت قبل تك تویورپي عورت حق ملکیت سے محروم تھي !

اورسوال میں جویہ پوچھا گیا ہے کہ: وہ عورت جوگھر کا خرچہ برداشت کرتي ہو یا پھر خرچہ کرنے میں شریك ہو تواس کا جواب یہ ہے کہ :

عورت ایسا کرنے کي ذمہ دار نہیں اور اس سےخرچہ کرنےکامطالبہ نہیں کیا گیا ، اسےیہ حق حاصل ہے کہ ملازمت سےرك جائے ، یا پھر اپني کمائي کےمال سےگھریلو خرچہ نہ کرے بلکہ اپنےخاوند سےاپنے اور اپني اولاد کےلیےخرچہ اوررہائش کا مطالبہ کرے ، اگرخاوند یہ حق ادا نہ کرے تو بیوي کوطلاق حاصل کرنے کا حق حاصل ہے ، اور اگروہ عورت خاوند پر خرچ کرنے اور گھریلوخرچہ اورمعیشت میں شریك ہونے پر رضامند ہو تویہ اس کي جانب سےاحسان ہے جس پر اسےاجروثواب حاصل ہوگا، لیکن اس پر واجب نہیں اور اسي لیے وراثت میں اس کےحصہ پر اثرانداز نہیں ہوتا .

یہاں ایك تنبیہ ضروري ہے کہ ہوسکتا ہے کہ بیوي اپنے والدیا والدہ کےترکہ میں سے نصف ترکہ حاصل کیا ہو ، اس صورت میں کہ جب اس کابھائي وارث نہ ہو ، اور ہوسکتا ہے یہ اپنےبھائي یا بہن کي وارث بني ہو اور اس کےساتھ اضافہ یہ کہ خاوند کي موت کےبعد اس کےترکہ سےبھي اسے وراثت میں حصہ ملےگا.

اور ہوسکتا ہے کہ خاوند اس کي برعکس حالت میں ہو، یعني وہ اپنے والد یاوالدہ یا اپنےبھائیوں کےترکہ سےبہت ہي کم مال کا وارث بنا ہو، یا پھر اسےوراثت میں کچھ بھي حاصل نہ ہوا ہو .

اس تنبیہ سےہمارا یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالي کا فرمان : مرد کےلیے دوعورتوں کي مثل ہے یہ فرمان میت کي اولاد میں سے لڑکےاورلڑکي کےمتعلق ہے ، اوریہ خاوند کا اپني بیوي کےساتھ ہونےپر منطبق نہیں ہوتا ، کیونکہ ہرایك کےلیے مستقل جہت ہے جس کي طرف سےوہ وارث بنیں گے .

واللہ اعلم .